UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226076
UNIVERSAL
LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وما من الٰہ الا الٰہ واحد

اطیعوا اللہ — اطیعوا الرسول

سلسلہ ابن تیمیہ ۲

اردو ترجمہ

ecked 1969.

کتاب الوصیۃ الصغریٰ

مصنفہ

مجدد اعظم شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

مع متن عربی

حسب فرمایش

محمد شریف عبد الغنی تاجران کتب و مالکان دار الترجمہ و الاشاعت کتب حدیث و

۲۹۷ تصانیف امام ابن تیمیہ وغیرہ کشمیری بازار لاہور

در

مطبع کریمی واقع لاہور باہتمام میر قدرت اللہ طبع شد

رقمہ محمد صادق صدیقی منشی فاضل از گکھڑ

امام ابن تیمیہؒ کی مندرجہ ذیل تصانیف کے اردو ترجمے چھپ کر تیار ہیں

الوصیۃ الکبریٰ بزبان اردو ۔ اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر نہایت جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس سے سادہ مختصر اور آسان صورتمیں ابتک عام عقائد کا مرقع مرتب نہیں ہوا۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حضرت امام موصوف کے خاص انداز کے مطابق اس کتاب کا ایک ایک لفظ قرآن و سنت سے ماخوذ ہے۔ نہایت ہی سلیس اور بامحاورہ ترجمہ ہے۔ **توحید اور اتباع سنت کی ترغیب** اور شرک اور بدعات کی نفی نہایت پرزور استدلالات سے کیگئی ہے۔ **قیمت** ... ۸/

بندگی ۔ یہ کتاب رسالہ العبودیت کا اردو ترجمہ ہے۔ عبادت کی حقیقت اور آیۂ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ کی مبسوط تفسیر ہے مجلد **قیمت** عمر

تفسیر سورۂ فلق والناس

مصنفہ

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کا اردو ترجمہ مع متن عربی

اس تفسیر میں امام موصوف نے پہلے تمام متقدمین کے اقوال نقل کئے ہیں۔ جو لفظ **غاسق۔ وقب۔ وسواس۔ رب۔ ملک۔ الٰہ** کے متعلق ان کی تفسیروں میں پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت پرزور استدلالات سے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ علاوہ اور مباحث کے جو تفسیر کے سلسلہ میں ضمناً آگئے ہیں آیۂ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الانس اور شیاطین الجن کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے۔ نہایت جامع تفسیر ہے۔ **قیمت** ۸/

محمد شریف عبدالغنی تاجران کتب مالکان دار الترجمۃ والاشاعت کتب حدیث و تصانیف امام ابن تیمیہ وغیرہ کشمیری بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گذارش واقعی

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ

حضرات! خدا کا شکر ہے۔ کہ آپ کے مطالعہ کے لئے کتاب الوصیۃ الصغرٰے مصنفہ مجدد اعظم شیخ الاسلام حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا اُردو ترجمہ بھی تیار ہو گیا ہے۔ اس سے پیشتر امام موصوف کی کتاب الوصیۃ الکبرٰی کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ بظاہر ناموں کی مشابہت کی وجہ سے ناظرین کرام کو غالباً خیال ہو گا۔ کہ دونوں کتابوں کا مضمون ایک ہی ہو گا۔ لیکن ہم حضرات شائقین کو بتلا دیتے ہیں۔ کہ الوصیۃ الصغرٰے کا مضمون الوصیۃ الکبرٰے سے بالکل جدا ہے۔ بلکہ غالباً ایسا سمجھ میں آتا ہے۔ کہ الوصیۃ الکبرٰے میں جو اسلامی زندگی کے نہایت ضروری جزو یعنی اصلاح اعمال و اخلاق کو دیگر مضامین کی طرح مجمل بیان کیا گیا تھا۔ اس کتاب میں اس مضمون کو مفصل بیان کر کے من کل الوجوہ کامل کر دیا ہے۔ اور کتاب کے اخیر میں عربی متن

بھی درج کر دیا ہے۔ تاکہ علمائے کرام امام موصوف کے تبحرِّ علم سے براہ راست مستفید ہو سکیں۔

الوصیۃ الکبریٰ میں فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے عقائد کی تحقیق کی گئی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس سے سادہ مختصر اور لیسیر الفہم صورت میں عام عقائد کا مرقع اب تک مرتّب نہیں ہوا۔ لیکن الوصیۃ الصغریٰ میں عملی پہلو کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جس طرح الوصیۃ الکبریٰ اصلاح عقائد کی ضامن ہے۔ اسی طرح **الوصیۃ الصغریٰ** اصلاح اعمال کی کفیل ہے۔ گویا الوصیۃ الصغرےٰ الوصیۃ الکبرےٰ کا تتمہ اور **ضمیمہ** ہے۔ ان دونوں کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ عقائد اور اعمال میں ایک مسلمان کا کیا نصب العین ہونا چاہیئے۔

الوصیۃ الصغریٰ میں اس وصیّت کی مکمل تفسیر ہے۔ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل صحابی رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کرتے وقت کی تھی۔ اس کا لبّ لباب تقویٰ۔ حُسنِ خُلق۔ اخلاص۔ مداومتِ ذکر۔ دنیا سے قطع تعلق۔ توکل۔ کسبِ حلال۔ علم نبوی کی تحصیل۔ توبہ استغفار۔ تفقہ فی الدین اور دعا وغیرہ کی تعلیم ہے۔

اصحاب شائقین سے توقع ہے کہ امام موصوف کی تصانیف جلد از جلد خریدیں گے۔ اور آئندہ زیر طبع کتابوں کی خریداری کے لئے ابھی سے فرمائشیں ارسال فرمائینگے۔ تاکہ ان کے اسماء گرامی رجسٹر خریداران میں قلمبند کر لئے جائیں۔ کیونکہ ہمارے کتبخانہ میں جس کتاب کی فرمائش کتاب کے چھپنے سے پہلے موصول ہو جائیگی۔ وہ کتاب صاحب فرمائش کو بلا محصولڈاک ارسال کی جائیگی

زیر طبع کتابیں حسب ذیل ہیں:۔

تصانیف امام ابن تیمیہ رح	تفسیر سورۂ اخلاص۔ السیاسیۃ الشرعیہ۔ التوسّل والوسیلہ۔ فتاویٰ ابن تیمیہ رح معارج الوصول۔

صراط مستقیم۔

تصانیف امام ابن قیم رح

کتاب الصلوٰۃ۔ اعلام الموقعین۔ زاد المعاد
مدارج السالکین۔

اعتذار

ترجمہ کا اصلی مقصود تو یہ ہوتا ہے۔ کہ مصنف کے اصلی خیالات کو عوام الناس تک پہنچا دیا جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو انہیں ایسی اچھی صورت میں پیش کیا جائے۔ کہ مصنف کی قابلیت کا صحیح صحیح اندازہ ہو سکے۔ لیکن عموماً ترجمہ کرنا تصنیف سے زیادہ دشوار کام ہے۔ پھر جناب شیخ الاسلام رح کی کتابوں کا ترجمہ کرنا خصوصیت کے ساتھ زیادہ دشوار کام ہے۔ بلند پایہ ادیب ہونے کے علاوہ ان کا خاص طرز تحریر ہے۔ جس کی دشواریوں کو نباہنا آسان کام نہیں۔ مسائل مذہبی کے ماہر و کامل ہونے کے علاوہ ان کا دماغ بالکل مجتہدانہ خصوصیات رکھتا ہے۔ اور اپنی اسی خصوصیت کے ساتھ وہ ہر مسئلہ پر قلم اٹھاتے ہیں۔ اس لئے ان کے کسی مضمون کا ترجمہ اور بھی زیادہ دشوار ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ تو قطعی بات ہے۔ کہ ترجمہ کے ذریعہ سے ہم امام موصوف کی اصلی لیاقت کو ظاہر نہیں کر سکتے بلکہ بہت ممکن ہے کہ کسی مقام پر ترجمہ کی خامیوں کی وجہ سے بعض معمولی سمجھ والے اصحاب امام موصوف کی طرف غلطی اور خطا کو منسوب کرنے لگیں۔ پس ہم ناظرین سے گذارش کر دیتے ہیں۔ کہ جب کبھی ابن تیمیہ رح کا ترجمہ پڑھیں تو جہاں ادائیگی مطالب میں قصور پائیں۔ اسے ترجمہ کی خامی تصور فرمائیں نہ اصل کتاب کی۔ اسلئے کہ امام موصوف کا جو رتبہ ہے۔ وہ حق پرست علما کے نزدیک پہلے سے ہی مسلم ہے۔ ان کا رتبہ بحال رکھنے کے لئے ہماری نئی کوششوں کی ضرورت نہیں +

نیاز مند ــــــــــــــــــــــــ ملا ان

محمد شریف عبد الغنی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور و مالکان دار الترجمہ والاشاعت کتب حدیث و تصانیف امام ابن تیمیہ رح وغیرہ

فہرست مضامین کتاب الوصیۃ الصغریٰ

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	سوال	۵
۲	جواب	۶
۳	اللہ عزّوجل کی وصیّت	؍؍
۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت	؍؍
۵	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے فضائل	۷
۶	وصیّت کے جامع ہونے کے وجوہ	۸
۷	وہ اعمال جن سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ کفارات شرعیہ	۹
۸	رسوم جاہلیت اور خصائص یہودیت و نصرانیّت کا اختلاط	۱۰
۹	حُسنِ خُلق	۱۳
۱۰	لفظ تقویٰ کی تفسیر	۱۴
۱۱	اخلاص	۱۵
۱۲	فرائض کے بعد سب سے بہتر عمل اللہ کا ذکر ہے۔	۱۶
۱۳	اذکار مسنونہ کی تین قسمیں ہیں۔	۱۷
۱۴	افضل الاعمال کی تعیین کے لئے استخارہ مسنونہ	۱۸
۱۵	بہترین کسب توکل ہے	؍؍
۱۶	علم نبوی و دیگر علوم شرعیہ	۲۱
۱۷	متن عربی الوصیۃ الصغریٰ	۲۴ تا ۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ

الوصیۃ الصغرٰی

سوال

ایک بزرگ جن کا اسم گرامی **ابوالعاصم القاسم** بن یوسف بن محمد التجیبی السبتی ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ میرے استاد شیخ فقیہہ امام فاضل عالم تقی الدین ابوالعباس **احمد ابن تیمیہ**رح سلف صالحین میں سے آخری بزرگ علمائے متاخرین کے مقتدا عجیب وغریب باتیں بیان کرنیوالے اور اپنے بحر علم کو نہایت فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بیان کر سکتے تھے۔ اور ان تمام علماء پر فوقیت رکھتے تھے۔ جن سے مجھے بلاد مشرق اور مغرب میں ملاقات حاصل ہوئی۔ اللہ تعالےٰ ہمیشہ ہم پر ان کی برکات جاری رکھے۔ میں نے ان سے درخواست کی۔ کہ براہ مہربانی (۱) آپ مجھے ایسی چیز کی **وصیّت** فرمائیں۔ جس سے میرا دین اور دنیا دونوں درست ہو جائیں۔ (۲) مجھے کسی ایسی کتاب کی طرف راہنمائی کریں۔ کہ علم **حدیث** کے متعلق مجھے اس پر پورا اعتماد ہو۔ اور باقی علوم شرعیہ کے متعلق بھی اسی طرح ارشاد فرمائیں۔ (۳) مجھے ایسے **عمل** پر مطلع کریں۔ جو بعد ادائے فرائض وواجبات سب اعمال صالحہ پر فوقیّت رکھتا ہو۔ اور (۴) جو **کسب** میرے حق میں سب ذرائع معاش پر ترجیح رکھتا ہو۔ وہ بھی بیان فرمائیں۔ ان سب باتوں کا جواب مختصر اُاشارات کے طور پر کافی ہے۔ واللہ تعالیٰ یحفظہ والسلام الکریم

علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جواب

حضرت شیخ الاسلام بحر العلوم ابن تیمیہ رحمۃ اللہ ورضی عنہ نے یوں جواب دیا۔
الحمد للہ رب العالمین۔ سب سے پہلی چیز جس کی بابت دریافت کیا گیا یعنی وصیّت تو میری دانست میں جو شخص وصیت کی حقیقت کو سمجھنا اور اس کا اتباع کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے اللہ اور اس کے رسولؐ کی وصیت سے نافع تر کوئی وصیّت نہیں۔

اللہ عزّوجل کی وصیّت

اللہ عزّوجل کی وصیّت اس آیت میں مذکور ہے:۔ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ (ترجمہ) اور مسلمانو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب ملی تھی۔ ان سے اور تم سے ہم نے بتاکید یہی کہہ رکھا تھا۔ کہ اللہ کی نارضامندی سے ڈرتے رہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیّت

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت وہ ہے۔ جو آپ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمائی۔ جب کہ آپ نے اُنہیں یمن کی طرف حاکم بنا کر بھیجا۔ آپ نے فرمایا۔

یا معاذ اتق اللہ حیثما کنت واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا وخالق الناس بخلق حسن	معاذؓ! جہاں بھی تم ہو۔ اللہ سے ڈرتے رہنا۔ جہاں بُرائی صادر ہو۔ فوراً نیکی کرنا۔ کہ وہ پہلی بُرائی کے اثر کو مٹا دے گی۔ اور لوگوں سے خوش خلقی کا برتاؤ کرنا۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے فضائل

معاذؓ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بڑی قدر و منزلت تھی ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ بھی کہا تھا کہ یا معاذ واللہ انی لاحبک (ترجمہ) معاذ اللہ کی قسم میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں ۔کبھی ایسا بھی ہوتا ۔کہ آپ سوار ہوتے ۔ تو معاذؓ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیتے ۔ یہ بھی روایت میں آیا ہے ۔کہ حلال اور حرام کے مسائل میں معاذؓ تمام امت سے بڑھکر عالم ہیں ۔ اور قیامت کے دن تمام علماء سے ایک قدم آگے ہوں گے ۔ انہی فضائل کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو اہل یمن کی طرف اپنا مبلغ ۔ داعی ۔ فقیہ ۔ مفتی اور حاکم بنا کر بھیجا ۔ اور آپ معاذ رضؓ کو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بھی تشبیہ دیا کرتے تھے ۔ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے قرآن میں خلیل اور امام الناس کے لقب سے پکارا ہے ۔ ابن مسعود رضؓ معاذ رضؓ کو ابراہیمؑ کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا کرتے تھے ۔

ان معاذا کان امۃ قانتاللہ حنیفا ولم یلٖک من المشرکین	بے شک معاذؓ لوگوں کے پیشوا ہیں ۔ خدا کے فرمانبردار بندے ہیں ۔جو ایک خدا کے ہو رہے ہیں اور مشرکین میں سے نہیں ۔

پھر باوجود اتنے فضائل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ وصیت فرمائی ۔تو معلوم ہوا کہ یہ وصیت **جامع** ہے ۔ اور فی الواقع صاحب عقل وفہم کو اس کی جامعیت سے انکار نہیں ہو سکتا ۔ علاوہ بریں اس میں یہ بھی خوبی ہے ۔کہ یہ قرآنی وصیت کی تفسیر ہے +

وصیّت کے جامع ہونے کی وجوہ

باقی رہا یہ بیان کہ اس کے جامع ہونے کے دلائل کیا ہیں۔ تو اسے یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ بندے کے ذمے دو حق ہیں۔ (۱) اللہ عزوجل کا حق (۲) اس کے بندوں کا حق۔ پھر جو حق انسان کے ذمہ ہے۔ چارو ناچار اور گاہ بگاہ اس کے کسی حصّے میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ یا تو وہ کسی امر کو ترک کر دیتا ہے۔ یا کسی نہی کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اتق اللہ حیث ما کنت (ترجمہ) جہاں بھی تم ہو۔ اللہ سے ڈرتے رہنا + اور یہ کلمہ جامع ہے۔ اور آپ نے جو حیث ما کنت کا لفظ استعمال کیا۔ تو اس میں اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ انسان پوشیدہ اور ظاہر ہر حال میں **تقویٰ** کی طرف محتاج ہے۔ اس کے بعد جو یہ فرمایا۔ واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحھا یعنی برائی صادر ہو۔ تو فی الفور نیکی کرنا۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جب مریض کوئی مضر چیز کھا لیتا ہے۔ تو طبیب اسے ایسی چیز کے استعمال کا حکم دیتا ہے۔ جو اس کی اصلاح کر دے چونکہ بندے سے گناہ کا صادر ہونا ایک فیصلہ شدہ بات ہے۔ لہذا عقلمند شخص ہر وقت ایسے نیک عمل کرتا رہتا ہے۔ جن سے برائیوں کے اثرات زائل ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس حدیث میں لفظ سیئہ کے عبارت میں مفعول واقع ہونے کے باوجود پہلے لانے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس جگہ نیکی کے ذریعہ بُرائی کا مٹانا مقصود ہے۔ خود نیکی کرنا مقصود نہیں۔ تو یہ قول بعینہٖ آپ کے اس مقولہ کی طرح ہے صبّوا علیٰ بولہ ذنوبا من ماء

(ترجمہ) جس جگہ اس شخص نے پیشاب کیا ہے۔ وہاں پانی کا ایک ڈول گرا دو +

وہ اعمال جن سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں

اور یہ نہایت ضروری امر ہے۔ کہ جن گناہوں کے مٹانے کے لئے نیکیاں کرنی چاہئیں۔ وہ نیکیاں بھی ان برائیوں کی جنس سے ہوں۔ کیونکہ وہ ان کے مٹانے میں زیادہ تاثیر رکھتی ہیں۔ اور گناہوں کا نتیجہ یعنی عذاب الٰہی مندرجہ ذیل باتوں سے زائل ہوجاتا ہے۔

(۱) توبہ سے یعنی گذشتہ گناہوں سے نادم ہوکر بیزار ہوجانا۔ اور آیندہ کے لئے عملاً گناہ سے رک جانا۔

(۲) بغیر توبہ کے صرف استغفار سے۔ یعنی دل اور زبان کے ساتھ اللہ سے معافی کا خواستگار ہونا اگرچہ توبہ کے شرائط موجود نہ ہوں۔ کیونکہ کبھی اللہ تعالےٰ محض بندہ کی دعا کو قبول کرکے معاف کردیتا ہے۔ اگرچہ عملی طور پر وہ گناہ سے باز نہ آیا ہو۔ لیکن اگر توبہ اور استغفار دونو صفتیں اکٹھی ہوجائیں یعنی ایک شخص گناہ سے بھی رُک جائے۔ اور معافی کا بھی خواستگار ہو۔ تو یہ درجۂ کمال ہے۔

(۳) اعمال صالحہ سے جو گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ جن کا دوسرا نام کفارات ہے۔ پھر کفارات کی دو قسمیں ہیں۔ قسم اوّل کفارات مقدّرہ یعنی ایسے اعمال جن کی مقدار شریعت نے معین کردی ہے۔ جیسے رمضان کے روزہ میں جماع کرنے والے پر جو کفارہ آتا ہے۔ اس کی مقدار شریعت نے مقرر کردی ہے۔ اور اپنی بی بی سے ظہار کرنے والے (یعنی جس نے اپنی منکوحہ کو کسی اپنی محرمہ سے تشبیہ دی ہو۔ اس) کے کفارہ کی بھی مقدار معیّن ہے علیٰ ہٰذا القیاس حج کے بعض ممنوعات کا ارتکاب کرنے والے یا حج کے بعض واجبات کو ترک کرنے والے یا احرام میں شکار مارنے والے کے کفارات کی

مقدار بھی مقرر ہے ۔ چنانچہ ان کی چار قسمیں ہیں ۔ اونٹ قربانی کرنا ۔ غلام آزاد کرنا ۔ صدقہ دینا ۔ روزے رکھنا ۔

قسم دوئم ۔ **کفارات مطلقہ** یعنی ایسے اعمال صالحہ جن کی شریعت نے کوئی تحدید نہیں کی ۔ جیسا کہ حذیفہؓ نے عمرؓ سے کہا ۔

فتنۃ الرجل فی اھلہٖ ومالہ وولدہٖ یکفرھا الصلوٰۃ والصیام والصدقۃ والامر بالمعروف والنھی عن المنکر	اہل مال اور اولاد کے بارہ میں جو انسان فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔ اسے نماز ۔ روزہ ۔ صدقہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مٹا دیتے ہیں ۔

اس بات پر قرآن کی آیات بھی دلالت کرتی ہیں ۔ اور وہ احادیث صحیحہ بھی جن میں آیا ہے ۔ کہ پانچ نمازیں ۔ جمعہ ۔ روزے ۔ حج اور باقی وہ اعمال کفارات ہیں ۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے ۔

من قال کذا وعمل کذا غفرلہ اوغفرلہ ما تقدم من ذنبہ	جو شخص یہ کلمہ کہے یا ایسا عمل کرے ۔ اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں ۔ یا اس کے پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں ۔

اور اس قسم کے اعمال بہت ہیں ۔ جو شخص حدیث کی کتابوں میں ان کو تلاش کرے گا ۔ کثرت سے پائیگا ۔ خصوصاً جو کتابیں **فضائل اعمال** میں لکھی گئی ہیں +

رسوم جاہلیت اور خصائص یہودیت و نصرانیت کا اختلاط

واضح ہو کہ انسان کو ایسے اعمال مُکفِرہ کی طرف توجہ رکھنے کی سخت ضرورت ہے ۔ کیونکہ انسان جونہی بالغ ہوتا ہے ۔ خصوصاً زمانہ موجودہ میں اور اس قسم کے ان زمانوں میں جن میں سلسلہ وحی اور رسالت کے موقوف ہو جانے کے باعث بعض وجوہات سے ایام جاہلیت کا تشبہ آجاتا ہے ۔ جب کہ

اہل علم اور دیندار لوگوں میں پرورش پانے والا شخص بھی جاہلیت کے کئی امور سے آلودہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس شخص کا کیا حال ہے۔ جسے دیندار لوگوں کی صحبت نصیب ہی نہیں۔ بخاری اور مسلم میں ایک حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت کی گئی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لتتبعن سنن من کان قبلکم حذو القذة بالقذة حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتموہ قالوا یارسول اللہ الیھود والنصارے قال فمن	جو انہیں تم سے پہلے گذر چکی ہیں۔ تم اس طرح ان کے طریقوں کے پیچھے لگ جاؤ گے۔ جس طرح تیر کا ایک پر دوسرے پر کے برابر کاٹ کتر کر بنا لیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ لوگ اگر گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہونگے۔ تو تم بھی ضرور داخل ہو گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ

پہلی امتوں سے آپ کی مراد یہود اور نصاریٰ ہیں۔ فرمایا یہود اور نصاریٰ نہیں تو اور کون؟

یہ ایسی حدیث ہے۔ جس کی تصدیق قرآن شریف میں ہے۔ فرمایا۔

فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا	تم نے بھی اپنے حصے کے فائدے اٹھائے جیسے تم سے پہلوں نے اپنے حصے کے فائدے اٹھائے۔ اور جیسی باتوں میں وہ لوگ بحث

کیا کرتے تھے۔ تم بھی ویسی ہی باتوں میں بحث کرنے لگے۔

اس حدیث کے شواہد صحیح اور حسن حدیثوں میں بہت ہیں۔ اور کبھی کبھی یہ رسوم جاہلیت ان دیندار لوگوں تک سرایت کر جاتی ہیں۔ جن کو خواص سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ سلف میں سے کئی ایک بزرگوں نے کہا۔ جن میں ابن عیینہ بھی داخل ہیں۔ کہ اہل علم یہود کی بہت سی باتوں میں اور اہل دین نصاریٰ کی اکثر باتوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ جو شخص دین اسلام کی

حقیقت کو سمجھتا ہے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور پھر اس کو لوگوں کی عام حالت پر منطبق کرنا چاہتا ہے۔ اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ مسلمان بہت سی علمی اور دینی باتوں میں **یہود** اور **نصاریٰ** کے ساتھ **مشابہت** رکھتے ہیں۔ جب معاملہ ایسا نازک ہے تو جس شخص کے سینے کو اللہ نے کھول رکھا ہے۔ اور وہ اللہ کی دی ہوئی بصیرت پر قائم ہے۔ پہلے مُردہ تھا۔ پھر اللہ نے اُسے روحانی زندگی دیکر زندہ کیا۔ اور اُسے نور عطا فرمایا۔ جس کے ذریعے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔ اس کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ اپنے زمانہ کی جاہلیت کی باتوں کا ملاحظہ کرے اور دو نو امتوں **مغضوب علیہم** اور **الضالین** یعنی یہود اور نصاریٰ کے افراط اور تفریط کو جانچے۔ جب یہ پرتال کریگا۔ تو اسے معلوم ہو جائیگا کہ وہ یہودیت اور نصرانیت کے بعض خصائص میں مبتلا ہے۔ لہذا جو چیز کہ خاص و عام کے لئے سب سے بڑھ کر نفع رساں ہے۔ وہ ان **امور کا علم** ہے۔ جس کے ذریعے نفوس ان مہلک چیزوں سے نجات حاصل کر سکیں۔ اور وہ یہ ہے کہ گناہوں کے سرزد ہوتے ہی فی الفور نیک اعمال کئے جائیں۔ نیکی ان **اعمال**۔ **اخلاق** اور **صفات** کا نام ہے۔ جن کا حکم اللہ نے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی دیا ہے۔

اور منجملہ ان امور کے جو گناہ کے نتیجہ یعنی عذاب الہٰی کو دور کر سکتے ہیں۔ وہ **مصائب** یعنی تکالیف ہیں۔ جو انسان کی بدیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ اور مصائب کے مفہوم میں وہ تمام چیزیں داخل ہیں۔ جن سے انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔ خواہ فکر اور غم ہو یا مال آبرو۔ اور جسم میں دکھ پہنچے یا ان کے سوا کوئی اور رنج وہ امر ہو۔ لیکن یہ تمام باتیں بندے کے فعل سے نہیں (یعنی کوئی شخص اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنا چاہے۔ تو اس کے ادا کرنے کا یہ طریق نہیں کہ کوئی رنج یا مصیبت خواہ مخواہ اپنے اوپر ڈال لے۔ بلکہ کفارات

شرعیہ میں سے کسی چیز کو اختیار کرے)۔

پس جب آپ نے یہ دو کلمے فرماکر (اتق اللہ حیث ما کنت اور اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا) اللہ تعالیٰ کا حق بیان کر دیا یعنی پہلے میں عمل صالح اور دوسرے میں اصلاح فاسد کی تاکید کی تو آگے تیسری بات وخالق الناس بخلق حسن فرماکر حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی +

حُسنِ خلق

اور لوگوں کے ساتھ حُسنِ خلق رکھنے کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جو شخص تجھ سے قطع تعلق کرے تو اس کے ساتھ میل ملاپ رکھے۔ اسے سلام کرے۔ اس کی عزت کرے۔ اس کو دعا دے۔ اس کے لئے اللہ سے بخشش مانگے۔ اس کی خوبیاں بیان کرے اور اس سے ملاقات کرتا رہے۔ اور جو شخص تجھے تعلیم نافع اور مال وغیرہ سے محروم کر دے تو اُسے یہ فوائد پہنچاتا رہے۔ اور جو شخص خون مال اور آبرو کے بارہ میں تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر دے۔ ان میں سے بعض احکام واجب ہیں اور بعض مستحب۔ باقی رہی تفسیر خلق عظیم کی جس کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو متصف کیا ہے۔ تو اس سے مراد پورا دین ہے جو مطلقاً تمام اوامر الٰہی پر مشتمل ہے۔ مجاہد وغیرہ مفسرین کا یہی قول ہے۔ اور یہ قرآن کا مدعا سمجھ کر اس پر عمل کرنا ہے۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کان خلقہ القرآن (ترجمہ) نبی کا خلق قرآن تھا۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ جن چیزوں کو اللہ تعالےٰ پسند کرتا ہے۔ انہیں بطیب خاطر پوری شرح صدر کے ساتھ بغیر تنگدلی کے ادا کرنے میں جلدی کی جائے +

لفظ تقویٰ کی تفسیر

رہا اس امر کا بیان کہ یہ سب باتیں اللہ تعالےٰ کی وصیت میں داخل ہیں۔ (جہاں اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ) تو یہ اس طرح سمجھنا چاہیئے۔ کہ لفظ **تقویٰ** ان تمام امور کو جامع ہے۔ جن کے کرنے کا اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ خواہ وہ حکم **واجب** ہو یا **مستحب** اور ان تمام باتوں کی نہی کو شامل ہے۔ جن سے اللہ تعالےٰ نے منع فرمایا۔ خواہ وہ نہی **تحریمی** ہو یا **تنزیہی** اور یہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونو پر مشتمل ہے۔ لیکن چونکہ کبھی تقویٰ سے مراد عذاب الٰہی سے ڈرنا لیا جاتا ہے۔ جو حرام کاموں سے رُکنے کا باعث ہوتا ہے۔ اس لئے معاذؓ کی حدیث میں اس کی پوری تفسیر کردی گئی۔ اور اسی طرح ابوہریرہؓ کی حدیث میں ہے۔ جسے ترمذیؒ نے روایت کیا۔ اور صحیح کہا ہے۔ جس سے معلوم ہوگیا کہ اس کا مفہوم وسیع تر ہے۔ ابوہریرہؓ کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

قِيلَ يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ما اکثر ما یدخل الناس الجنۃ قال تقوی اللہ وحسن الخلق وقیل ما اکثر ما یدخل الناس النار قال الاجوفان الفم والفرج ۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسی چیز ہے۔ جو لوگوں کو سب سے بڑھ کر جنت میں لیجائیگی۔ فرمایا اللہ کا ڈر اور اچھا خلق اور عرض کیا گیا کہ کونسی چیز سب سے بڑھکر لوگوں کو دوزخ میں لیجائیگی۔ فرمایا وہ دو کھوکھلی چیزیں ہیں۔ (۱) منہ اور (۲) فرج (حرام کھانا کلمہ کفر و شرک۔ جھوٹ۔ غیبت وغیرہ معاصی منہ سے تعلق رکھتے ہیں اور زنا وغیرہ فواحش فرج سے)

صحیح حدیث میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المومنین ایماناً احسنھم خلقا (ترجمہ) تمام مومنوں

ہیں کامل تر ایمان اس شخص کا ہے جو سب سے اچھا خلق رکھتا ہے۔

اس حدیث میں نبیؐ نے تبلا دیا کہ ایمان کا کامل ہونا اچھے خلق کے کامل ہونے پر موقوف ہے۔ اور یہ تو معلوم ہی ہے۔ کہ ایمان سب کا سب تقویٰ ہے اور تقویٰ کے اصول اور فروع کے بالتفصیل ذکر کرنے کی اس جگہ گنجائش نہیں کیونکہ اس میں تو تمام دین داخل ہے +

اخلاص

لیکن نیکی کا سرچشمہ اور اس کی جڑ اخلاص ہے یعنی یہ کہ بندہ خلوص کیساتھ اپنی عبادت اور استعانت کو اپنے رب کے ساتھ اس طرح مخصوص کر دے کہ اپنا قلبی تعلق تمام مخلوقات سے منقطع کرے نہ ان سے نفع کی توقع رکھے اور نہ اُن کی خاطر عمل کرے۔ اور اپنا مقصد رب تعالیٰ ہی کو بنا لے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل آیات میں اسی اخلاص کا ذکر ہے۔

(۱) اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ	(۱) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں
(۲) فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَیْهِ	(۲) اسی کی عبادت کر اور اسی پر بھروسہ رکھ۔
(۳) عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ	(۳) اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں
(۴) فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ	(۴) رزق کی تلاش بھی اللہ کے پاس ہی کرو۔ اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر بجالاؤ۔

اور اُس کے حصول کا ذریعہ یہ ہے۔ کہ ہر مطلوب شے میں خواہ بھوک اور احتیاج ہو یا خوف اور ڈر ہو یا اس کے سوا کوئی اور حاجت ہو۔ ہمیشہ ہر مطلب کے لئے اسی سے دعا مانگتا رہے۔ اور ہر پسندیدہ عمل اسی کی رضا جوئی کے لئے کرے۔ جو شخص اس قسم کے اخلاص کو مضبوط اور محکم کر لے۔ ممکن نہیں کہ اس میں ایسی بات باقی رہے۔ جو اُسے عذاب میں مبتلا کر سکے +

فرائض کے بعد سب سے بہتر عمل اللہ کا ذکر ہے

اس کے بعد دوسری چیز ہے جس کا سوال کیا گیا۔ کہ فرائض کے بعد کونسا عمل سب سے بہتر ہے۔ تو اس کا کلی جامع اور مفصل جواب تو ممکن نہیں جس سے ہر ایک شخص کے حق میں افضل الاعمال کی تعیین ہو سکے۔ کیونکہ باعتبار قدرت و مناسبت اوقات لوگوں کے حالات مختلف ہیں۔ اس اختلاف کے لحاظ سے افضل الاعمال بھی ان کے حق میں مختلف ہو گا۔ تاہم اس کے متعلق جو مجمل جواب دیا جا سکتا ہے۔ اور جس پر ان لوگوں کا اتفاق ہے۔ جو اللہ کی ذات اور اس کے اوامر کا علم رکھتے ہیں۔ یہ ہے کہ ہر حالت میں **اللہ کے ذکر** کی ملازمت کی جائے۔ یہ بہترین عمل ہے۔ جس میں بندہ اپنے نفس کو مشغول رکھ سکتا ہے۔ اس کی تائید میں ابوہریرہؓ کی حدیث وارد ہے۔ جسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

سبق المفردون قالوا یا رسول اللہ وما المفردون قال الذاکرون اللہ کثیراً والذاکرات	مفردون سبقت لے گئے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مفردون کون لوگ ہیں۔ فرمایا وہ مرد یا عورتیں ہیں۔ جو اللہ کو کثرت سے یاد کرتی ہیں۔

ابوداؤد نے ابودرداء سے اس طرح روایت کیا ہے۔

الا انبئکم بخیر اعمالکم و ازکاھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من اعطاء الذھب والورق ومن ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال ذکر اللہ	کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جو سب اعمال سے بہتر ہے اور تمہارے مالک کے ہاں سب سے زیادہ پاکیزہ اور تمہارے درجوں کو سب سے زیادہ بلند کرنیوالا اور سونے چاندی کے خیرات کرنے سے بھی بہتر ہے۔ اور اس عمل سے بھی بہتر ہے۔ کہ دشمنانِ اسلام سے تمہارا مقابلہ ہو۔ پھر تم ان کی گردنیں مارو۔ اور وہ تمہاری گردنیں ماریں (یعنی جہاد) صحابہؓ نے عرض

کیا۔ کیوں نہیں۔ یا رسول اللہ ضرور بتلائیے۔ فرمایا وہ اللہ کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت میں قرآنی اور ایمانی دلائل بکثرت ہیں۔ جو بصیرت قلبی روایت اور استدلال سے تعلق رکھتے ہیں۔

اذکار مسنونہ کی تین قسمیں ہیں

ادنیٰ درجہ ذکر کا یہ ہے۔ کہ انسان ان اذکار ماثورہ کو لازمی طور پر اپنا معمول بنائے جو علم اور نیکی کی تعلیم دینے والے اور متقین کے امام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ ان کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) اذکار رواتب یعنی جن کے اوقات مقرر ہیں۔ جیساکہ شروع دن میں پچھلے پہر خوابگاہ میں لیٹنے کے وقت۔ نیند سے بیدار ہونے کے وقت اور نماز وں کے بعد کے اذکار ہیں۔

(۲) وہ اذکار جو خاص خاص امور مثلاً کھانے۔ پینے۔ پہننے۔ جماع کرنے گھر مسجد اور بیت الخلا میں داخل ہونے اور نکلنے اور بارش اور گرج وغیرہ کے وقت پڑھے جاتے ہیں۔ ان دونو قسم کے اذکار کے متعلق کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جو کہ عمل الیوم و لیلہ کے نام سے موسوم ہیں یعنی وہ کتابیں جن میں دن اور رات کے اذکار درج ہیں۔

(۳) وہ اذکار جو مطلق بلا قید وقت پڑھے جا سکتے ہیں کسی خاص وقت کے ساتھ مقید نہیں۔ ان میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ ہے لیکن کبھی ایسے حالات پیش آجاتے ہیں کہ باقی اذکار مثلاً سبحان اللہ و الحمد للہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ۔ لا الہ الا اللہ سے افضل ہو جاتے ہیں۔

پھر یہ بھی جاننا چاہئے۔ کہ ہر بات جو انسان کو اللہ کے قریب کر سکتی ہے۔ خواہ وہ زبان کا قول ہو یا دل کا تصور مثلاً علم پڑھنا اور پڑھانا۔ نیکی کا حکم کرنا۔ اور بدی سے روکنا یہ سب اللہ کے ذکر میں داخل ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جو شخص

فرائض کے ادا کرنے کے بعد علم نافع یعنی دین یا دین سے تعلق رکھنے والے علم کی جستجو میں مشغول ہو۔ یا ایسی مجلس منعقد کرے جس میں بیٹھ کر وہ فقہ پڑھے یا پڑھائے جس کا نام اللہ اور رسولؐ نے فقہ رکھا ہے۔ تو یہ بھی بہترین **ذکر الٰہی** ہے۔ اور اگر افضل اعمال کی تعیین میں یہ وسعت دی جائے تو غور کے بعد تجھے معلوم ہو جائیگا کہ متقدمین کے اقوال میں جو اس بارہ میں وارد ہیں۔ کوئی بڑا اختلاف نہیں +

افضل الاعمال کی تعیین میں استخارہ مسنونہ

اور جب اپنا مسلک اختیار کرنے کے لئے افضل اعمال معین کرنے میں کسی شخص کو اشتباہ واقع ہو جائے۔ تو اسے لازم ہے کہ **شرعی استخارہ** کرے۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالےٰ سے استخارہ کرے وہ کبھی نادم نہیں ہوتا۔ اور بکثرت دعا اور استخارہ کرے۔ کیونکہ وہ ہر خیر کی چابی ہے۔ اور جلد بازی کر کے یوں نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی مگر قبول نہ ہوئی۔ اور دعا مانگنے کے لئے فضیلت والے اوقات کی تلاش کرے۔ مثلاً رات کا پچھلا حصہ۔ نمازوں اور اذان کے بعد کا وقت نزولِ باراں کا وقت اور اسی طرح کے دوسرے اوقات ہیں +

بہترین کسب توکل ہے

اس کے بعد تیسری چیز ہے۔ جس کے بارہ میں سوال کیا گیا۔ کہ کونسا کسب سب سے اعلیٰ ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سب سے بہتر کسب اللہ تعالےٰ پر بھروسہ تمام حاجات میں اسی کے کافی ہونے پر اعتماد۔ اور اس کے ساتھ نیک ظن رکھنا ہے۔ اور اس کا طریق یہ ہے۔ کہ جو شخص رزق کے بارہ میں متفکر ہو۔ اسے لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ سے التجا کرے۔ اور اسی سے دعا مانگے۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے حدیث قدسی میں بیان کیا ہے۔ کہ اللہ تعالے بندوں کو یوں مخاطب فرماتا ہے۔

یاعبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یاعبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم	میرے بندو! تم سے ہر ایک بھوکا ہے۔ سوائے اس کے جس کو میں نے کھانا دیا۔ پس تم مجھی سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا دونگا۔ تم میں سے ہر ایک ننگا ہے۔ سوائے اس کے جس کو میں نے کپڑا پہنایا۔ پس تم مجھی سے کپڑا

مانگو میں تمہیں کپڑا دونگا۔

اور جو حدیث امام ترمذیؒ نے انسؓ سے روایت کی ہے۔ اسمیں اسطرح آیا ہے:۔

لیسئال احدکم ربہ حاجتہ کلھا حتی شسع نعلہ اذا انقطع فانہ ان لم ییسرہ لم یتیسر ٭	تم میں سے ہر شخص اپنی حاجتیں اللہ سے مانگے۔ یہانتک کہ جب جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ سے مانگے کیونکہ اگر اللہ اس کا سامان میسر نہ کریگا۔ تو اسے کبھی تسمہ نہیں مل سکیگا ٭

اللہ تعالے نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ (ترجمہ) اللہ سے اس کا فضل یعنی رزق طلب کرو۔

نیز فرمایا:۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ	جب نماز ہو چکے تو زمین میں چلو پھرو اور اس کے فضل یعنی رزق کی تلاش کرو۔

یہ آیت اگرچہ جمعہ کے بارہ میں آئی ہے تاہم اس کا حکم ہر نماز کے ساتھ قائم ہے اور غالباً اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ کہ انسان مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ اللھم افتح لی ابواب رحمتک (ترجمہ) اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھولدے۔ اور مسجد سے نکلتے وقت پڑھے اللھم انی اسئلک من فضلک (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے فضل یعنی رزق چاہتا ہوں اور حضرت خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام سے بھی قرآن شریف میں اسی طرح منقول ہے آپ نے اپنی قوم کو کہا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰہِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْہُ وَاشْکُرُوْا لَہٗ (ترجمہ) اللہ

سے رزق مانگو۔ اس کی عبادت کرو اور اسی کا شکر ادا کرو۔ یہ امر کا صیغہ ہے۔ اور امر وجوب کو چاہتا ہے۔ الغرض رزق کے معاملہ میں اللہ سے مدد طلب کرنا اور اس کی طرف التجا کرنا بڑا بھاری **اصول** ہے۔

رزق کی تلاش میں دوسری ضروری بات یہ ہے۔ کہ انسان مال کو بے طمعی اور جوانمردی کے ساتھ قبول کرے۔ تاکہ اس میں برکت ہو اور مال کی تاک میں نہ لگا رہے۔ اسے طمع اور لالچ کے ساتھ نہ حاصل کرے۔ بلکہ اس کے دل میں زیادہ سے زیادہ مال کی اتنی ہی قدر ہونی چاہئے جسقدر بیت الخلاء کی جسکی طرف وہ رفع حاجت کیلئے مجبور تو ہوتا ہے لیکن اس کے دل میں اس کی وقعت نہیں ہوتی اور تحصیل مال میں جب کوشش کرے تو وہ بھی اسی قدر ہونی چاہئے جسقدر کہ پاخانہ کی اصلاح میں کوشش کرتا ہے۔ ترمذی وغیرہ کی ایک مرفوع حدیث میں وارد ہے۔

من اصبح والدنیا اکبر همه شتت الله علیه شمله وفرق علیه ضیعته ولم یاته من الدنیا الا ما کتب له ومن اصبح والآخرة اکبر همه جمع الله علیه شمله وجعل غناه فی قلبه واتته الدنیا وهی راغمة

جو شخص صبح کو اٹھے اور اس وقت اس کے لئے سب سے بڑی فکر کی چیز حصول دنیا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے اجتماعی کام کو پراگندہ کر دیتا ہے۔ اس کا اسباب بکھیر دیتا ہے اور دنیا سے اس کو اسی قدر حاصل ہوتا ہے۔ جتنا کہ اس کے مقسوم میں لکھا گیا ہے۔ اور صبح کے وقت جس کو سب سے بڑھکر آخرت کی فکر ہو اس کے لئے اللہ تمام پراگندہ کاموں کو جمع کر دیتا ہے اس کے دل میں ان کی طرف سے غنا پیدا کر دیتا ہے۔ اور جھک مار کر دنیا اس کے پاس آتی ہے۔

سلف میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ اے انسان تو دنیا کی طرف محتاج تو ہے۔ لیکن اپنے آخرت کے حصہ کیطرف اس سے کہیں بڑھ کر محتاج ہے پس اگر اپنے اخروی حصے کی طرف توجہ مبذول کرنا چاہتا ہے (اور چاہئے بھی ایسا ہی) تو دنیا کے حصے کو اس طرح حاصل کر جیسے گذرتے گذرتے راستے میں چیز آجاتی ہے۔ تو اس کا انتظام کر لیا جاتا ہے۔ اللہ تعالے نے فرمایا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ مَا أُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَا أُرِيْدُ أَنْ يُّطْعِمُوْنِ ○ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ○	اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اسی لئے پیدا کیا ہے۔ کہ میری عبادت کریں میں ان سے کچھ روزی کا تو خواہاں ہوں نہیں اور نہ اس کا خواہاں ہوں۔ کہ مجھ کو کھلائیں پلائیں۔ اللہ خود بڑا روزی دینے والا قوت والا زبردست ہے۔

باقی رہا کسی خاص کسب کا معین کرنا۔ دستکاری ہو یا تجارت۔ فن تعمیر ہو یا زراعت وغیرہ۔ تو یہ بھی لوگوں کے مختلف حالات کے اعتبار سے مختلف ہے اور مجھے کوئی ایسا کسب یاد نہیں آتا۔ جو عام طور پر تمام لوگوں کو یکساں مفید ہو سکے۔ لیکن جب تلاش معاش کی خاص صورت در پیش ہو تو اس کے متعلق اللہ تعالےٰ سے استخارہ کرے۔ جو علم خیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوا ہے۔ کیونکہ اس میں ایک ایسی برکت ہے۔ جس کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ جو کام اسے میسر آجائے وہی اختیار کرے۔ دوسرے کام میں پڑ کر خواہ مخواہ تکلیف نہ اٹھائے۔ ہاں اس میں کوئی شرعی کراہت ہو تو دوسری بات ہے۔

علم نبوی و دیگر علوم شرعیہ

اسکے بعد یہ دریافت کیا گیا کہ علم حدیث اور دیگر علوم شرعیہ میں اعتماد کرنے کیلئے کوئی خاص کتاب منتخب کر دیجائے تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ باب بھی بہت وسیع ہے۔ یہ بھی انسان کے مختلف بلاد میں پرورش پانے کے اعتبار سے مختلف ہے۔ کیونکہ بعض بلاد میں ایک شخص کو کسی خاص علم طریق اور مذہب کی کوئی ایسی کتاب میسر آجاتی ہے۔ جو دوسری جگہ دستیاب نہیں ہو سکتی۔ لیکن تمام خیر و برکت کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ سے اس علم کے حاصل کرنیکی مدد چاہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور میراث چلا آرہا ہے کیونکہ حقیقت میں یہی چیز اس بات کا حق رکھتی ہے کہ اسے علم کے نام سے پکارا جائے۔ اسکے سوائے جو کچھ ہے اس کی تین صورتیں ہیں۔ یا تو وہ علم ہو گا لیکن نافع نہیں ہو گا

یا وہ علم ہی نہیں ہوگا اگرچہ اسے علم کہا جاتا ہو اور اگر واقعی علم بھی ہے اور نافع بھی تو یہ ضروری امر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم موروث میں ایسی چیز ضرور ہوگی جو اس سے بے پرواہ کردے بلکہ اس سے بہتر ہو لہٰذا علم موروث کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت نہ رہی تو ثابت ہوگیا کہ انسان کی تمام جدوجہد یہی ہونی چاہئے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر و نہی اور دوسرے کلام کے مقاصد سمجھے۔ جب جدوجہد کے بعد اس کا دل مطمئن ہو جائے کہ اس مسئلہ میں رسول صلعم کی مراد یہ ہے۔ تو پھر بقدر امکان اس سے سرمو انحراف نہ کرے خواہ اس کا تعلق ان معاملات سے ہو جو انسان کے اپنے نفس اور اللہ تعالےٰ کے درمیان ہیں یا لوگوں سے تعلق رکھتا ہو۔ (یعنی حقوق اللہ سے تعلق رکھتا ہو یا حقوق العباد سے)

اور علم کی ہر شاخ میں انسان ایسی اصل کو مضبوط پکڑنے کی کوشش کرے جو نبی صلعم سے مروی ہے اور جب اس پر کوئی ایسا مسئلہ مشتبہ ہو جائے جس میں اہل علم کا اختلاف ہو تو اسے اللہ سے وہ دعا مانگنی چاہئے۔ جو صحیح مسلم میں عائشہ رضؓ سے مروی ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا قام یصلی من اللیل اللھم رب جبرئیل و میکائیل و اسرافیل فاطر السماوات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پچھلی رات کو تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا مانگتے اے جبرئیل اسرافیل اور میکائیل کے رب! اے غیب اور حاضر کے جاننے والے! تو بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا جس میں یہ اختلاف کرتے تھے جس حق بات کے بارہ میں اختلاف ہو رہا ہے اپنے حکم سے مجھے اسکی طرف ہدایت کر۔ تو جسے چاہے سیدھا راستہ دکھلاتا ہے۔

کیونکہ ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم	میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو سوائے اس شخص کے جسے میں نے ہدایت کی پس مجھ سے ہدایت طلب کرو

ہیں تمہیں راہ دکھلاؤنگا۔

باقی رہا کتابوں اور مصنفین کا مسئلہ تو سائل نے اس کے متعلق میرے ہاں درس و مذاکرہ کے اثنا میں جسقدر کہ اللہ نے میسر کیا سن ہی لیا ہوگا۔ اس وقت اتنا کہے دیتا ہوں کہ تمام تصنیف شدہ کتابوں میں جن میں تقسیم ابواب پائی جاتی ہے۔ صحیح محمد بن اسماعیل بخاری سے نافع تر کوئی کتاب نہیں لیکن اکیلی وہ بھی علم کے تمام اصول سمجھنے میں کافی نہیں اور مختلف علوم کے عالم متبحر کا مقصود پورا نہیں کر سکتی کیونکہ اس کتاب کے علاوہ دوسری احادیث اور اہل فقہ اور اہل علم کے اقوال کا جاننا بھی ضروری ہے۔ خاص کر کے ان مسائل کا علم جن کے ساتھ بعض علما مختص ہیں اور امت مرحومہ نے تو علم کے فنون میں سے ہر فن میں پورا پورا حصہ لیا ہے۔ جس شخص کے دل کو اللہ تعالٰے نے منور کیا ہے۔ اسے جو بات پہنچتی ہے۔ اسکے ذریعہ اللہ اسے راہنمائی کرتا ہے۔ اور جس کے دل کو اس نے اندھا کر دیا ہے۔ اس کے پاس جوں جوں زیادہ کتابیں پہنچتی ہیں۔ اس کی حیرت اور گمراہی بڑھتی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن لبید انصاری سے فرمایا۔

اولیست التوراۃ والانجیل عند الیہود	کیا یہود و نصاریٰ کے ہاں تورات و انجیل
والنصاریٰ فماذا تغنی عنہم	نہیں ہے تو انہیں کیا فائدہ ہوا؟

لہٰذا ہم اللہ تعالٰے سے دعا مانگتے ہیں کہ ہمیں ہدایت اور درستی علم و عمل عطا فرمائے۔ ہمارے دلوں میں وہ باتنں ڈالدے جنہیں ہماری ہدایت ہو اور ہمیں نفس کی شرارت سے محفوظ رکھے اور ہدایت عطا کر چکنے کے بعد ہمارے دلوں کو کجی سے بچائے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائے۔ کیونکہ وہی رحمت بخشنے والا ہے۔

والحمد للہ رب العلمین وصلواتہ علی اشرف المرسلین

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَلَقَدۡ وَصَّيۡنَا الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَ
وَاِيَّاكُمۡ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ط

اَلۡوَصِيَّةُ الصُّغۡرٰى

سؤال ابى العاصم القاسم بن يوسف بن محمد التجيبى السبتى
يتفضل سيدنا الشيخ الفقيه الامام الفاضل العالم بقية السلف قدوة الخلف المبرّز المغرب المعرب المفصح اعلم من لقيت ببلاد المشرق والمغرب تقى الدين ابو العبّاس احمد بن تيمية ابقى الله علينا بركته بان يوصينى بما يكون فيه صلاح دينى ودنياى ويرشدنى الى كتاب يكون عليه اعتمادى فى علم الحديث وكذلك فى غيره من العلوم الشرعية وينبهنى على افضل الاعمال الصالحة بعد الواجبات ويبين لى ارجح المكاسب كل ذلك على قصد الايماء والاختصار والله تعالى يحفظه والسلام الكريم عليه ورحمة الله وبركاته

قال شيخ الاسلام بحر العلوم ابن تيمية رحمه الله ورضى عنه
الحمد لله رب العالمين (اما الوصية) فما اعلم وصية انفع من وصية الله ورسوله لمن عقلها واتبعها قال الله تعالى وَلَقَدۡ وَصَّيۡنَا الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَاِيَّاكُمۡ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ووصى النبى صلى الله عليه

وسلم معاذا لما بعثه الى اليمن فقال يا معاذ اتق الله حيثما كنت واتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن وكان معاذ رضى الله عنه من النبى صلى الله عليه وسلم بمنزلة علية فانه قال له يا معاذ والله انى لاحبك وكان يردفه وراءه وروى فيه انه اعلم الامة بالحلال والحرام وانه يحشر امام العلماء برتوة اى بخطوة ومن فضله بعثه النبى صلى الله عليه وسلم مبلغا عنه داعيا ومفقها ومفتيا وحاكما الى اهل اليمن وكان يشبهه بابراهيم الخليل عليه السلام وابراهيم امام الناس وكان ابن مسعود رضى الله عنه يقول ان معاذا كان امة قانتا حنيفا ولم يك من المشركين تشبيها له بابراهيم ثم انه وصاه هذه الوصية فعلم انها جامعة وهى كذلك لمن عقلها مع انها تفسير الوصية القرانية،

اما بيان جمعها فلان العبد عليه حقان حق الله عز وجل وحق لعباده ثم الحق الذى عليه لا بد ان يخل ببعضه احيانا اما ترك مامور به اوفعل منهى عنه فقال النبى صلى الله عليه وسلم اتق الله حيثما كنت وهذه كلمة جامعة وفى قوله حيثما كنت تحقيق لحاجته الى التقوى فى السر والعلانية ثم قال واتبع السيئة الحسنة تمحها فان الطبيب متى تناول المريض شيئا مضرا امره بما يصلحه والذنب للعبد كانه امر حتم فالكيس هو الذى لا يزال يأتى من الحسنات بما يمحو السيئات وانما قدم فى لفظ الحديث السيئة وان كانت مفعولة لان المقصود هنا محوها لا فعل الحسنة فصار كقوله صبوا على بوله ذنوبا من ماء،

وينبغى ان تكون الحسنات من جنس السيئات فانه ابلغ فى المحو والذنوب يزول موجبها باشياء، احدها التوبة، والثانى الاستغفار من غير توبة فان الله تعالى قد يغفر له اجابة لدعائه وان لم يتب فاذا اجتمعت التوبة والاستغفار فهو الكمال، الثالث الاعمال الصالحة

المكفرة اما الكفارات المقدرة كما يكفر المجامع فى رمضان والمظاهر و
المرتكب لبعض محظورات الحج او تارك بعض واجباته او قاتل الصيد
بالكفارات المقدرة وهى اربعة اجناس هدى وعتق وصدقة وصيام و
اما الكفارات المطلقة كما قال حذيفة لعمر فتنة الرجل فى اهله وماله و
ولده يكفرها الصلوة والصيام والصدقة والامر بالمعروف والنهى عن
المنكر وقد دل على ذلك القرآن والاحاديث الصحاح فى التكفير بالصلوات
الخمس والجمعة والصيام والحج وسائر الاعمال التى يقال فيها من قال كذا
وعمل كذا غفرله او غفرله ما تقدم من ذنبه وهى كثيرة لمن تلقاها من
السنن خصوصا ما صنف من فضائل الاعمال"

واعلم ان العناية بهذا من اشد ما بالانسان الحاجة اليه فان
الانسان من حين يبلغ خصوصا فى هذه الازمنة ونحوها من ازمنة الفترات
التى تشبه الجاهلية من بعض الوجوه فان الانسان الذى ينشأ بين اهل
علم ودين قد يتلطخ من امور الجاهلية بعدة اشياء فكيف بغير هذا وفى
الصحيحين عن النبى صلى الله عليه وسلم من حديث ابى سعيد رضى الله
عنه لتتبعن سنن من كان قبلكم حذو القذة بالقذة حتى لو دخلوا جحر
ضب لدخلتموه قالوا يا رسول الله اليهود والنصارى قال فمن هذا خبر
تصديقه فى قوله تعالى فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ
قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا ولهذا شواهد فى الصحاح والحسان
وهذا امر قد يسرى فى المنتسبين الى الدين من الخاصة كما قال غير واحد
من السلف منهم ابن عيينة فان كثيرا من احوال اليهود قد ابتلى به بعض
المنتسبين الى العلم وكثيرا من احوال النصارى قد ابتلى به بعض المنتسبين
الى الدين كما يبصر ذلك من فهم دين الاسلام الذى بعث الله به محمدا
صلى الله عليه وسلم ثم نزله على احوال الناس واذا كان الامر كذلك

فمن شرح الله صدره للاسلام فهو على نور من ربه وكان ميتًا فاحياه الله وجعل له نورا يمشى به فى الناس لا بد ان يلاحظ احوال الجاهلية وطرفى الامتين المغضوب عليهم والضالين من اليهود والنصارى فيرى ان قد ابتلى ببعض ذلك ،

فانفع ما للخاصة والعامة العلم بما يخلص النفوس من هذه الورطات وهو اتباع السيئآت الحسنات والحسنات ما ندب الله اليه على لسان خاتم النبيين من الاعمال والاخلاق والصفات ومما يزيل موجب الذنوب المصائب المكفرة وهى كل ما يؤلم من هم او حزن او اذى فى مال او عرض او جسد او غير ذلك لكن ليس هذا من فعل العبد ،

فلما قضى بهاتين الكلمتين حق الله من عمل الصالح واصلاح الفاسد قال وخالق الناس بخلق حسن وهو حق الناس ،

وجماع الخلق الحسن مع الناس ان تصل من قطعك بالسلام والاكرام والدعاء له والاستغفار والثناء عليه والزيارة له وتعطى من حرمك من التعليم والمنفعة والمال وتعفو عمن ظلمك فى دم او مال او عرض وبعض هذا واجب وبعضه مستحب ،

واما الخلق العظيم الذى وصف الله به محمدًا صلى الله عليه وسلم فهو الدين الجامع لجميع ما امر الله به مطلقًا هكذا قال مجاهد وغيره هو تاويل القرآن كما قالت عائشة رضى الله عنها كان خلقه القرآن وحقيقته المبادرة الى امتثال ما يحبه الله تعالى بطيب نفس وانشراح صدر ،

واما بيان ان هذا كله فى وصية الله فهو ان اسم تقوى الله يجمع فعل كل ما امر الله به ايجابا واستحبابا وما نهى عنه تحريمًا وتنزيهًا وهذا يجمع حقوق الله وحقوق العباد لكن لما كان تارة يعنى بالتقوى خشية العذاب المقتضية للانكفاف عن المحارم جاء مفسرًا فى حديث معاذ

وكذالك فى حديث ابى هريرة رضى الله عنهما الذى رواه الترمذى وصححه قيل يا رسول الله ما اكثر ما يدخل الناس الجنة قال تقوى الله وحسن الخلق وقيل ما اكثر ما يدخل الناس النار قال الأجوفان الفم والفرج وفى الصحيح عن عبد الله بن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكمل المؤمنين ايماناً احسنهم خلقاً فجعل كمال الايمان فى كمال حسن الخلق ومعلوم ان الايمان كله تقوى الله وتفصيل اصول التقوى وفروعها لا يحتمله هذا الموضع فانها الدين كله لكن ينبوع الخير واصله اخلاص العبد لربه عبادة واستعانة كما فى قوله إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ وفى قوله فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وفى قوله عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ وفى قوله فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ بحيث يقطع العبد تعلق قلبه من المخلوقين انتفاعاً بهم او عملاً لاجلهم ويجعل همته ربه تعالى وذالك بملازمة الدعاء له فى كل مطلوب من فاقة وحاجة ومخافة وغير ذالك والعمل له بكل محبوب ومن احكم هذا فلا يمكن ان يوصف ما يعقبه ذالك ،

وأما ما سألت عنه من افضل الاعمال بعد الفرائض فانه يختلف باختلاف الناس فيما يقدرون عليه وما يناسب اوقاتهم فلا يمكن فيه جواب جامع مفصل لكل احد لكن مما هو كالاجماع بين العلماء بالله وأمره ملازمة ذكر الله دائماً هو افضل ما شغل العبد به نفسه فى الجملة وعلى ذالك حديث ابى هريرة الذى رواه مسلم سبق المفردون قالوا يا رسول الله ومن المفردون قال الذاكرون الله كثيراً والذاكرات وفيما رواه ابوداؤد عن ابى الدرداء رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال الا انبئكم بخير اعمالكم وازكاها عند مليككم وارفعها فى درجاتكم وخير لكم من اعطاء الذهب والورق ومن ان تلقوا

عدوكم فتضربوا اعناقهم ويضربوا اعناقكم قالوا بلى يارسول الله قال ذكر الله والدلائل القرانية والايمانية بصرا وخبرا ونظرا على ذلك كثيرة واقل ذلك ان يلازم العبد الاذكار المأثورة عن معلم الخير وامام المتقين صلى الله عليه وسلم الاذكار المؤقتة فى اول النهار وآخره و عند اخذ المضجع وعند الاستيقاظ من المنام وادبار الصلوات والاذكار المقيدة مثل ما يقال عند الاكل والشرب واللباس والجماع ودخول المنزل والمسجد والخلاء والخروج من ذلك وعند المطر والرعد الى غير ذلك وقد صنفت له الكتب المسماة بعمل يوم وليلة ثم ملازمة الذكر مطلقاً وافضله لا اله الا الله وقد تعرض احوال يكون بقية الذكر مثل سبحان الله والحمد لله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله افضل منه ثم يعلم ان كل ما تكلم به اللسان وتصوره القلب مما يقرب الى الله من تعلم علم وتعليمه وأمر بمعروف ونهى عن منكر فهو من ذكر الله ولهذا من اشتغل بطلب العلم النافع بعد اداء الفرائض او جلس مجلسا يتفقه او يفقه فيه الفقه الذى سماه الله ورسوله فقها فهذا ايضا من افضل ذكر الله وعلى ذلك اذا تدبرت لم تجد بين الاولين فى كلماتهم فى افضل الاعمال كبير اختلاف وما اشتبه امره على العبد فعليه بالاستخارة المشروعة فما ندم من استخار الله تعالى وليكثر من ذلك ومن الدعاء فانه مفتاح كل خير ولا يعجل فيقول قد دعوت فلم يستجب لى وليتحر الاوقات الفاضلة كآخر الليل وادبار الصلوات وعند الاذان ووقت نزول المطر ونحو ذلك ؛

(واما ارجح المكاسب) فالتوكل على الله والثقة بكفايته وحسن الظن به وذلك انه ينبغى للمهتم بامر الرزق ان يلجأ فيه الى الله ويدعوه كما قال سبحانه فيما يأثر عنه نبيه كلكم جائع الا من اطعمته

فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوته فاستکسونی اکسکم وفیما رواه الترمذی عن انس رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسأل احدکم ربه حاجته کلها حتی شسع نعله اذا انقطع فانه ان لم ییسره لم یتیسر وقد قال اللہ تعالی فی کتابه وَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ وقال سبحانه فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وهذا وان کان فی الجمعة فمعناه قائم فی جمیع الصلوات ولهذا واللہ اعلم امر النبی صلی اللہ علیه وسلم للذی یدخل المسجد ان یقول اللّٰهم افتح لی ابواب رحمتك واذا خرج ان یقول اللّٰهم انی اسألك من فضلك وقد قال الخلیل صلی اللہ علیه وسلم فَابْتَغُوا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهٗ وهذا امر والامر یقتضی الایجاب فالاستعانة باللہ واللجأ الیه فی امر الرزق وغیره اصل عظیم،

ثم ینبغی له ان یأخذ المال بسخاوة نفس لیبارك لهٗ فیه ولا یأخذه باشراف وهلع بل یکون المال عنده بمنزلة الخلاء الذی یحتاج الیه من غیر ان یکون له فی القلب مکانة والسعی فیه اذا سعی کاصلاح الخلاء وفی الحدیث المرفوع رواه الترمذی وغیره من اصبح والدنیا اکبر همه شتت اللہ علیه شمله وفرق علیه ضیعته ولم یأته من الدنیا الا ما کتب له ومن اصبح والاخرة اکبر همه جمع اللہ علیه شمله وجعل غناه فی قلبه وأتته الدنیا وهی راغمة وقال بعض السلف انت محتاج الی الدنیا وانت الی نصیبك من الآخرة احوج فان بدأت بنصیبك من الآخرة مر علی نصیبك من الدنیا فانتظمه انتظاما قال اللہ تعالی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ،

فاما تعیین مسکب علی مسکب من صناعة او تجارة او بنایة او حراثة

او غير ذلك فهذا مختلف باختلاف الناس ولا اعلم فى ذلك شيئاً عاماً لكن اذا عن للانسان جهة فليستخر الله تعالى فيها الاستخارة المتلقاة عن معلم الخير صلى الله عليه وسلم فان فيها من البركة ما لا يحاط به ثم ما تيسر له فلا يتكلف غيره الا ان يكون منه كراهة شرعية،

واما ما تعتمد عليه من الكتب فى العلوم فهذا باب واسع وهو ايضاً يختلف باختلاف نشأ الانسان فى البلاد فقد يتيسر له فى بعض البلاد من العلم او من طريقه ومذهبه فيه ما لا يتيسر له فى بلد آخر لكن جماع الخير ان يستعين بالله سبحانه فى تلقى العلم الموروث عن النبى صلى الله عليه وسلم فانه هو الذى يستحق ان يسمى علماً وما سواه اما ان يكون علماً فلا يكون نافعاً واما ان لا يكون علماً وان سمى به ولان كان علماً نافعاً فلا بد ان يكون فى ميراث محمد صلى الله عليه وسلم ما يغنى عنه ما هو مثله وخير منه ولتكن همته فهم مقاصد الرسول فى امره ونهيه وسائر كلامه فاذا اطمان قلبه ان هذا هو مراد الرسول فلا يعدل عنه فيما بينه وبين الله تعالى ولا مع الناس اذا امكنه ذلك،

وليجتهد ان يعتصم فى كل باب من ابواب العلم باصل ما ثور عن النبى صلى الله عليه وسلم واذا اشتبه عليه مما قد اختلف فيه الناس فليدع بما رواه مسلم فى صحيحه عن عائشة رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اذا قام يصلى من الليل اللهم رب جبرئيل وميكائيل واسرافيل فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اهدنى لما اختلف فيه من الحق باذنك انك تهدى من تشاء الى صراط مستقيم فان الله تعالى قد قال فيما رواه عنه رسوله يا عبادى كلكم ضال الا من هديته فاستهدونى اهدكم،

وأما وصف الكتب والمصنفين فقد سمع منا فی اثناء المذاکرة ما یسره الله سبحانه وما فی الکتب المصنفة المبوبة کتاب انفع من صحیح محمد بن اسماعیل البخاری لکن هو وحده لا یقوم باصول العلم ولا یقوم بتمام المقصود للمتبحر فی ابواب العلم اذ لا بد من معرفة احادیث اخر وکلام اهل الفقه واهل العلم فی الامور التی یختص بعلمها بعض العلماء وقد اوعبت الامة فی کل فن من فنون العلم ایعابا من نور الله قلبه هداه بما یبلغه من ذلك ومن اعماه لم تزده کثرة الکتب الا حیرة وضلالا کما قال النبی صلی الله علیه وسلم لابن لبید الانصاری اولیست التوراة والانجیل عند الیهود والنصاری فماذا تغنی عنهم فنسأل الله العظیم ان یرزقنا الهدی والسداد ویلهمنا رشدنا ویقینا شر انفسنا وان لا یزیغ قلوبنا بعد اذ هدانا ویهب لنا من لدنه رحمة انه هو الوهاب والحمد لله رب العالمین وصلواته علی اشرف المرسلین "

تمت

امام ابن تیمیہؒ کی مندرجہ ذیل تصانیف کے ترجمے اُردو زیرِ طبع ہیں

تفسیر سورہ اخلاص اُردو - اس کتاب کا اُردو ترجمہ نہایت اہتمام کے ساتھ "دارالمصنفین اعظم گڈھ" میں حضرت سید سلیمان صاحب کی زیرِ نگرانی ہو رہا ہے - اور جناب مولینا ابو الحسنات صاحب ندوی اس کے مترجم ہیں - اس سے ناظرین کرام اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ کتاب ایک عدیم النظیر اور نادر تحفہ ہوگی - مبسوط کتاب ہے - قیمت غالباً ۱۲ ؎ رکھی جائیگی - اور غالباً ماہ جون تک انشاء اللہ شائع ہوگی +

العقیدۃ الواسطیہ اُردو مع متن عربی } یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے یعنی اللہ تعالےٰ - ملائکہ - کتب - رسل - تقدیر اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہئے - اس کی پوری پوری تشریح ہے - ضمن میں صفات الٰہیہ مثلاً استویٰ - نزول وغیرہ اور شفاعت رسول صلعم اور فضائل صحابہؓ اور دیگر مفید مضامین دلچسپ بحث کیگئی ہے - قیمت ۶ ؍ (ماہ جون تک شائع ہوگی انشاء اللہ)

زیارۃ القبور اُردو مع متن عربی } اس کتاب میں قرآن اور حدیث کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے - جو لوگ قبروں پر جا کر مُردوں کو پکارتے - ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے - قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منّت مانتے ہیں - ان کے یہ تمام افعال داخل شرک ہیں الغرض اہل توحید اصحاب اگر قبر پرستی کی بیخ کنی میں کوئی مدلّل کتاب چاہتے ہیں تو اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں - قیمت ۷ ؍ (ماہ جون تک انشاء اللہ شائع ہوگی)

درجات الیقین اُردو معہ متن عربی } صوفیائے کرام کو خوشخبری ہو کہ ان کے مطالعہ کے لئے یہ کتاب ماہ جون تک انشاء اللہ چھپ جائیگی - معرفت الٰہی کا گنجینہ اور قرآنی تعلیم کا نچوڑ ہے - قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین - عین الیقین - حق الیقین مذکور ہیں - اس کتاب میں ان کی تفسیر ہے

قیمت ۲ ؍

کتاب الصلواۃ مصنفہ شیخ الاسلام امام ابن قیمؒ کا اردو ترجمہ معہ متن عربی - انشاء اللہ ماہ جون تک شائع ہو جائیگا - ضخیم کتاب ہے - قیمت قریباً ۱۲ ؎

نوٹ: - اصحاب شائقین سے درخواست ہے - کہ زیر طبع کتابوں کی خریداری کیلئے جلد درخواستیں ارسال فرمائیں کتابوں کے چھپنے سے پہلے جن اصحاب کی فرمائشیں پہنچ جائینگی - انہیں محصولڈاک معاف ہوگا +

متفرق نایاب کتابیں

تفسیر سورہ والتین بزبان اُردو - از مولینا ابوالکلام صاحب آزاد - اس کتاب میں مسئلہ خیر و شر اور جزائے اعمال جس مؤثر اور مدلل طرز سے ادا ہوا ہے - وہ ہر انسان کے غور و فکر کے قابل ہے - اور توجیہ اقسام قرآنی پر معرکۃ الآرا مضمون بھی درج کر دیا گیا ہے بڑی بھاری خوبی یہ ہے - کہ آپ کی تفسیر حدیث نبویؐ اور آثار صحابہؓ کے مطابق ہوتی ہے -

قیمت ۸/

خزینۃ المیراث بزبان اُردو } مؤلفہ مولوی فتحدین صاحب خوشابی - جسقدر علم فرائض اور میراث کے متعلق مختلف مسائل اور تصانیف شائع ہو چکی ہیں - ان سب میں یہ کتاب اپنی نوعیت میں بالکل نرالی ہے - فاضل مصنف نے مختلف جدولوں میں جہانتک ہو سکا - ایسی صورتیں مندرج کر دی ہیں - جو عام طور پر ممکن الوقوع ہو سکتی ہیں - ہر صورت مسئلہ کا تلاش کرنا بالکل آسان کر دیا ہے - مسئلہ کی کسی صورت کے حل کرنیکی ضرورت نہیں رہتی - جمیع صور حل شدہ اس سے مل سکتی ہیں - گو یا یہ کتاب علم میراث کی جنتری ہے - جس مسئلہ کو دیکھنا ہو فہرست سے اسکو دیکھا اور ہر ایک وارث کے حصص کو جداگانہ پڑھ لیا - ہر طبقہ کے اشخاص اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں - علمائے کرام کے لئے تقسیم میراث کے فرائض منصبی ادا کرنیمیں بہترین معاون اور اُردو دان اصحاب کیلئے اہم علم میراث کی پیچیدگیوں کے حل کرنے میں اُستاد کامل کا کام دیتی ہے - قانون پیشہ اصحاب اور وکلاء نے بھی اسے نہایت مفید اور بیمثل بتایا ہے - فاضل مصنف کی پندرہ سال کی لگاتار محنت اور عرقریزی کا نتیجہ ہے - حجم ۱۸۸ صفحات - قیمت باوجود تمام خوبیوں کے صرف . . . ۶/

اثبات التوحید } تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ ایک کتاب بنام انوار آفتاب صداقت شائع ہوئی ہے - اسمیں تنگخیال مصنف نے اہلحدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کئے ہیں - ایسے ایسے عقائد درج کئے ہیں جنمیں اکثر تو محض کذب اور افترا ہیں - اور جو باقی ہیں وہ ہر توحید پرست کا اعتقاد ہونا چاہئے - امام ابن تیمیہؒ شیخ محمد بن عبدالوہابؒ اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی شان میں بہت ہی گستاخی کیگئی ہے - یہ کتاب اثبات التوحید اس کے جواب میں چھاپی گئی ہے - قرآن اور حدیث کی رو سے مدلل جواب دیکر بالترتیب ہر اعتراض کو توڑ دیا ہے - الغرض اہلسنت کا جو طریقہ ہونا چاہئے - وہ اثبات التوحید میں درج ہے - قیمت فیجلد ۳/

محمد شریف عبدالغنی تاجران کتب و مالکان دار الترجمۃ و الاشاعت کتب حدیث و تصانیف امام ابن تیمیہؒ وغیرہ کشمیری بازار لاہور

الحرب فی القرآن } بزبان اُردو مصنفہ مولینا ابوالکلام آزاد - جنگ کے متعلق ایک طبقہ کا خیال ہے - کہ یہ محض شر ہے - کیونکہ اسمیں خونریزی اور نوع کشی ہے - دوسرا طبقہ اسے نوع بشر میں مردانگی جرأت کی تخلیق کا ذریعہ سمجھتا ہے - اس کتاب میں قرآن کریم سے ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام نے جنگ صرف کم مقدار تک استعمال کیا بلکہ فائدہ بخش چیز بنا دیا ہے - قیمت ۱۰/

۲۹ ۱۹۵۰

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ

جامعہ نعیمیہ

۱۔ اراکین مجلس انتظامی، مجلس شوریٰ [illegible] ایک وقت میں ایک یا دو کتابیں [illegible] سکیں گی

۲۔ اساتذہ جامعہ نعیمیہ کو [illegible] ایک وقت میں ایک یا دو کتابیں [illegible] جاری کی جا سکیں گی [illegible]

۳۔ طلباء میں سے [illegible] درجہ کی کتابیں [illegible] اور [illegible]

۴۔ جو طلباء [illegible] کتابیں [illegible] دو ہفتہ تک [illegible] رکھ سکیں گے [illegible] طلب کی جائیں [illegible]

۵۔ [illegible] کتابیں [illegible] جائیں گی [illegible] ہر کتاب [illegible] واپسی لازم ہے

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو [illegible] ذمہ داری

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible] ہے

۸۔ قلمی نسخے اور [illegible] والی کتابیں جاری نہ کی جا سکیں گی۔ فقط